۷۔ انسانی کلوننگ کی حوصلہ افزائی کرنے والی کمپنیوں اور اداروں کی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی جائے۔ ان کے ذمہ دار لوگوں کو اس صداقت کے قبول کرنے کی دعوت دی جائے جونوع انسانی کی افزائش کے لئے الوہی پیغامات کی شکل میں بنی نوع انسان کو دی گئی ہے۔

تمام انسان اللہ تعالیٰ کے تخلیق کردہ ہیں۔ ایسے ضوابط شرعیہ کی پاسداری عالمی ذمہ داری ہے۔ جوخلق خدا کی نگہداشت کرتے۔ اسے غیر ذمہ دار اور غیر سنجیدہ لوگوں کی دست برد سے بچاتے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اسکی اس شکل وصورت کی حفاظت کرتے ہیں۔

یا ایھا الانسان ما غرک بربک الکریم الذی خلقک فسواک فعدلک ۔ فی ای صورۃ ماشاء رکبک (الانفطار:۶۔۸)

ترجمہ: اے انسان تجھے کس چیز نے اپنے پروردگار کے متعلق بھول میں ڈال رکھا ہے۔ وہ پروردگار جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا، پھر تجھے اعتدال پر بنایا اور جس صورت میں بھی چاہا تجھے ترتیب دے دیا۔

وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

نوٹ

جامعہ سلفیہ کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے مرکز تبلیغ البدر (بنگہ بلوچاں) کا دورہ کیا۔ جس کے بعد گذشتہ دنوں بقیۃ السلف حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ جامعہ سلفیہ تشریف لائے اور طلبہ سے انتہائی موثر خطاب فرمایا۔

تمام پروگرام کی تفصیلات آئندہ شمارہ میں شائع کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ

(ادارہ ترجمان الحدیث)

سعودی عرب میں کوئی گرجا گھر نہیں اور نہ ہی آئندہ اس کا کوئی امکان ہے: سعودی وزیر دفاع

سعودی عرب کے وزیر دفاع اور شہری ہوابازی کے وزیر شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز نے ان افواہوں کی واشگاف الفاظ میں تردید کی ہے کہ سعودی عرب میں خرج کے مقام پر واقع امیر سلطان فوجی ائیر بیس پر کوئی گرجا گھر تعمیر کیا گیا ہے۔ شہزادہ سلطان نے اس امر کی تردید بین الاقوامی شاہ فیصلؒ ایوارڈز کی تقسیم کی تقریب کے انعقاد کے بعد ایک پریس کانفرنس کے موقع پر کی۔ آپ نے فرمایا جو شخص امیر سلطان ائیر بیس پر مسیحی عبادت گاہوں کے وجود کا دعوے دار ہے تو اس کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی باہر آتا ہے۔ ایسا شخص اس قسم کے بیہودہ الزامات لگا کر اپنے خبیث باطن کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ 1951 کے دوران سعودی عرب میں غیر ملکی افواج کی آمد سے لیکر آج تک ہم عیسائی مذہب کے پیروکار ہر شخص سے کہتے رہے ہیں کہ آپ اور آپ کے اہل خانہ اپنے گھر میں اپنی عبادت اور دیگر مذہبی رسوم ادا کرنے کی مکمل آزادی ہے مگر اس مقدس سرزمین پر کسی گرجا گھر کا قیام نہ تو پہلے گوارا تھا اور نہ ہی آئندہ اس کا کوئی امکان ہے۔ سعودی وزیر دفاع نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میں سعودی سرزمین پر کسی کنیسہ کے وجود کا پروپیگنڈہ کرنے والوں کو پوری ذمہ داری سے خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ باتوں سے باز رہیں۔ سعودی سرزمین عالم اسلام میں امتیازی اہمیت کی حامل ہے۔ اگر ہم کسی کو بلاد مقدسہ میں اس کام کی اجازت دیتے ہیں تو یہ اسلام اور مسلمانوں کیلئے بڑے صدمہ کا باعث ہوگا۔ چونکہ سرزمین حجاز کو نبوت ورسالت کا سرچشمہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے لہٰذا اگر ہماری گردنیں بھی اڑا دی جائیں تو بھی کسی مخالف اسلام حرکت کا ارتکاب ہمارے لئے ممکن نہ ہوگا۔

سعودی حکومت کو اپنا دین اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ وہ اسلام سے مخلصانہ محبت کرتی اور شعائر اسلام کے تحفظ وبقاء کا غیر متزلزل عزم رکھتی ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس سے ہمارے مغربی ومشرقی اور اشترا کی دوست بخوبی آگاہ ہیں۔ دریں حالات اس قسم کا مسموم پروپیگنڈہ ہمارے نزدیک کسی اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ موصوف نے اپنی پریس کانفرنس کے دوران اس امر کی صراحت کی کہ اگر اسرائیل اپنی تمام تر مساعی کو بروئے کار لاتے ہوئے سعودی حکومت پر دہشت گرد تنظیموں کی سرپرستی کرنے کا بے سروپا الزام لگا رہا ہے تو اس کی وجہ محض یہ ہے کہ وہ مادی اور معنوی ہر دو اعتبار سے اپنے فلسطینی بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور بروقت اور ہر جگہ ان سے اظہار یکجہتی کرتی رہی ہے۔ سعودی حکومت دہشت گردی کے خلاف ہے اس لئے کہ دین اسلام اس قسم کی مجرمانہ کاروائیوں کی اجازت نہیں دیتا۔ سعودی عرب تو خود کبھی اپنوں کی طرف سے... اور کبھی غیروں کی طرف سے دہشت گردی کا شکار رہا ہے۔ ہم ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہیں اپنے اوپر لگائے گئے ان الزمات کو مسترد کرتے ہیں اور اس قسم کے ناروا اتہامات کو کوئی اہمیت دینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا سعودی حکومت برادر اسلامی ملک عرق پر جنگ مسلط کرنے کے خلاف ہے۔ اگرچہ سعودی عرب اس جنگ کو روکنے کی استعداد نہیں رکھتا تاہم وہ اس جنگ میں شریک بھی نہیں ہوگا۔ عراق مخالف گذشتہ جنگ میں اسرائیل نے سعودی فضاؤں کو استعمال کرتے ہوئے عراق کے خلاف جو کاروائی کی ہم اس بار اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ اسرائیل کو کسی بھی عرب ملک کے خلاف کاروائی کیلئے سعودی فضاؤں کو استعمال کرنے سے روکنا سعودی فورسز کی پہلی ترجیح ہوگی اور وہ بڑی ذمہ داری اور بھرپور قوت کے ساتھ اس فریضہ کو سرانجام دیں گی۔